بات یہ ہے کہ خرابی کا باعث سائنس اور ٹیکنالوجی بجائے خود نہیں بلکہ وہ انسانی ذہن ہے جو مختلف وسائل اور قوتوں کو خدا ناشناسانہ نقطۂ نظر سے استعمال کرتا ہے۔

۶۔ مرد اور عورت کو مساوی اور یکساں تصور کر کے "دوش بدوش ترقی" کا جو فلسفہ اختیار کیا گیا ہے، اسلام میں اُس کی جگہ نہیں ہے۔

عورتوں کے لیے سارے انسانی اور نسائی حقوق اسلام میں موجود ہیں، مگر دو پابندیوں کے ساتھ۔ ایک یہ کہ عورتوں کا دائرۂ کار گھر اور خاندان ہے۔ عورت کو عمومی طور پر گھر سے نکالنے والے معاشرے جن بلاؤں سے دوچار ہیں اور خود اُن کی عورتیں جس ذلتِ نسائیت کا سامنا کر رہی ہیں، اُس کی تفصیل دینے کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ علاوہ ازیں اسلام نے عورت کو گھر میں بطور قیدی کے نہیں بٹھایا، بلکہ نئی نسلوں کو انسانیت اور اسلام سے اور خاندان کو خدا پرستانہ تہذیب کی روایات سے آراستہ کرنے کی عظیم اور مقدس ذمہ داری اُس کے سپرد کی ہے۔ امومت کے سائے سے محروم نسلیں جس ذہن و اخلاق کے ساتھ جدید تہذیب اختیار کرنے والے معاشروں میں اُبھر رہی ہیں اُن میں نہ صرف قومی حد تک جرائم میں تیز رفتار اضافہ ہو رہا ہے اور اطفال کا وحشی پن نت نئی مصیبتیں کھڑی کر رہا ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر نگاہ ڈالیں تو دورِ رواں کے انسانوں میں بڑی خوفناک جبر کیشی اور تشدد پسندی پائی جاتی ہے۔ جا بجا جنگ و جدل کا چھڑنا، جنگی کارروائیوں میں انسانیت کی ہر قدر کا تباہ ہونا، انقلابات اور رد انقلابات کی درندگی، چھاپہ ماروں کا ظہور، افراد کے علاوہ جہازوں کا اغوا، ہر طرف بڑھتی ہوئی جاسوسی اور فریب کاری اور فحاشی اور بے حیائی۔ یہ سارے مظاہر صاف صاف یہ شہادت دیتے ہیں کہ جدید عورت نے نسلوں کی تربیت میں جو کوتاہی آزادی اور ترقی کی رَو میں آ کر برتی ہے اب پوری دنیا اُس کا خمیازہ بھگت رہی ہے۔

اسلام جس کا مقصد ہی اعلیٰ درجے کے انسان پیدا کر کے اُن کے ذریعے خیر و فلاح کے نظام کو چلانا اور ساری دُنیا میں بُرائی کی قوتوں کے خلاف نیکی کی قوتوں کو حرکت میں لانا ہے، وہ کیسے عورت کو انسان سازی کے عظیم منصب کو چھوڑ کر اندھی آزادی و ترقی کے جنگل میں بھٹکنے کا مجاز قرار دے سکتا ہے۔

دوسری پابندی یہ کہ وہ گھر سے نکلے تو قانونِ حجاب کی پابندی اختیار کرے اور نامحرموں کے ساتھ

محفل آرائی نہ کرے۔

بظاہر اس دوسری پابندی کے خلاف یہ کہا جاتا ہے کہ پردہ ترقی میں رکاوٹ ہے۔ یہ اعتراض بالکل غلط ہے۔ ایسی خواتین موجود ہیں جو پردے کے ساتھ اعلیٰ سے اعلیٰ سائنسی تعلیم تک حاصل کرتی ہیں، پابندیٔ حجاب ڈاکٹر خواتین موجود ہیں جو ہسپتالوں میں فرائض انجام دے رہی ہیں اور وہ بھی ہیں جو اعلیٰ مدارج پر معلمی کر رہی ہیں۔ اسی ملک میں مس خدیجہ فیروز الدین مرحوم تھیں جو پردے کی اتنی شدید پابندی کے ساتھ مغربی ممالک کا سفر کر آئی تھیں کہ ان کے ہاتھ دستانوں سے اور پیر جرابوں سے ڈھنپے ہوتے۔ خواتین میں وہ بھی ہیں جو برطانیہ یا امریکہ میں رہنے کے لیے گئیں اور انہوں نے خود تیار کر کے برقعے دوسری بہنوں کو پہنائے۔ کسی کے کام میں خلل نہیں پڑا۔ اور میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہوائی جہاز چلانے اور میزائیل چھوڑنے سے لے کر خلائی جہاز میں آسمان پروازی تک کوئی مرحلہ ایسا نہیں کہ ایک مومنہ صادقہ اپنے پردے کو قائم رکھتے ہوئے ذمہ داری ادا نہ کر سکے۔ اسی طرح شہروں میں ان کے لیے کھیل کے الگ پردہ دار میدان ہو سکتے ہیں۔

لیکن میں اس کا قائل نہیں کہ گھر کو چھوڑ کر باہر بھاگنے کا وہ جنون ہماری خواتین پر طاری کیا جائے اور مرد ہی اسے بھڑکانے والے ہوں جو مغربی خواتین کی نسائیت کو اجاڑ چکا ہے۔ بعض وہ کام ہیں جو عورتوں ہی سے متعلق ہیں۔ مثلاً عورتوں کی تعلیم یا عورتوں کا علاج وغیرہ، یا پھر کچھ ایسے کام ہو سکتے ہیں کہ کسی شدید آزمائش کی صورت میں کرنے پڑیں۔ اور ایسے کاموں کے لیے کچھ عورتوں کو تیار رکھنا پڑے۔

واضح رہے کہ تاحال ہمارے مردوں کی تعداد (MAN - POWER) اتنی زیادہ ہے کہ عورتوں کو میدان میں لانے کے معنی زیادہ قوی صنف کے لاکھوں افراد کو بے روزگاری میں جھونک دینا ہے پہلے مردوں کو کام سے لگائیے، پھر اگر کمی پڑ جائے تو عورتوں کو طلب کیجیے، مگر اس شرط پر کہ ہر کارخانے اور دفتر میں ان کے لیے علیحدہ باپردہ جائے کار کا انتظام ہو۔ ان کی کارکردگی کا وقت بھی کم رکھیے۔ تاکہ وہ بچوں کی مناسب دیکھ بھال کر سکیں اور بزرگوں، بہنوں بھائیوں اور دیوروں بھاوجوں کے ساتھ شامل ہو کر گھر کی فضا کو ان جذبوں اور ان قدروں سے مالا مال کر سکیں جن کے مرجھا جانے سے سارا معاشرہ برباد ہو جاتا ہے۔ محض اقتصادی دولت تو آپ مردوں عورتوں سب کو جھونک کر زیادہ کما سکتے ہیں